65

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۱

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۲۱ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۸ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۲۱ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ شہادت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے متعلق آج ¾ ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو بخار نہیں ہے۔ مگر ضعف اور پیچش کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود علالت طبع حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ خود پڑھا۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ آج بخار ہے۔ دست آرہے ہیں ضعف اور سردرد کی بھی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ صاحبزادی امۃ المتین سلمہا اللہ تعالیٰ کو بخار ہے لیکن کل کی نسبت کم۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔ آج بعد نماز جمعہ حضرت اُم ناصر احمد صاحب۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے مکان پر زیر صدارت سیدہ موصوفہ لجنہ مرکزیہ کی عہدیداران کا اجلاس ہوا جس میں چندہ ہال منارۃ المسیح کی فہرستیں جلد از جلد مکمل کرنیکی تاکید کیگئی۔ اور یکم جون ۱۹۴۵ء کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام خواتین کا جو امتحان ہوگا

روزنامہ الفضل قادیان

۸ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ

انتخاب امیر کی فضول کوشش

(از ایڈیٹر)

انسانی ہاتھوں کے گھڑے ہوئے پتھروں کو پوجنے والے اتنے سادہ لوح اور عقل کے کورے نہیں ہوتے۔ جتنے خود ساختہ روحانی اور مذہبی راہ نما تجویز کرنے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں۔ کیونکہ پتھر آخر پتھر ہی ہوتا ہے۔ اگر کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ تو اس سے کسی نقصان کا بھی تو خطرہ نہیں ہوتا۔ جہاں رکھ دیا جائے۔ وہیں پڑا رہا۔ لیکن خود ساختہ رہنما آخر جیتا جاگتا۔ دیکھتا بھالتا سمجھتا سوچتا انسان ہوتا ہے۔ جو کسی وقت اپنی بھی منوانا چاہتا ہے۔ کسی وقت اپنے رعب اور دبدبہ کا مظاہرہ کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اور کسی وقت ذاتی اغراض اور مفادات کی خاطر اسے من مانی کرنے پر مجبور ہو جانا پڑتا ہے۔

یہی وہ حالات ہیں جن کے ماتحت مختلف فرقوں کے مسلمانوں کو اول تو کوئی مذہبی راہ نما ملتا ہی نہیں۔ اور اگر بدقسمتی سے کوئی ان کے قابو میں آ بھی جائے۔ تو اس سے نبھتی نہیں۔ اور از سر نو کسی اور کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔

حال میں صدر اور نائب صدر جمعیۃ العلماء آگرہ نے اخبار "زمزم" (۱۹ اپریل) میں ایک اعلان شائع کرایا ہے۔ جس کا عنوان رکھا ہے "ہیئت اجتماعیہ اسلامیہ کی تشکیل کا اہم فریضہ" ایک فریضہ اور پھر اہم ترین جو ابھی تک تشکیل کا محتاج چلا آرہا ہے۔ کیا ہے۔ وہ ہے "انتخاب امیر" جس کے لئے سہارنپور میں اجتماع کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"انتخاب امیر کے اہم ترین اور مبارک مقصد کے لئے علماء مشائخ و عمائدین صوبہ یو۔پی کا نہایت ضروری اور اہم اجتماع بتاریخ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۴ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۴۵ء بروز پنجشنبہ بمقام سہارنپور ہوگا"۔

اس اجلاس کی ضرورت اور اس انتخاب کی اہمیت واضح کرنیکے لئے مسلمانوں سے پوچھ گیا ہے۔ کہ "کیا آج مسلمانان ہند کی اجتماعی زندگی باہمہ زہد و تقویٰ حقیقتاً ایک غیر شرعی زندگی نہیں ہے"۔ اور پھر یہ جواب دیا گیا ہے۔ کہ "ہم نے شخصی اور اجتماعی زندگی کے باہمی امتیاز اور ان کے احکام کی طرف کبھی توجہ نہیں کی۔ نہ اجتماعی زندگی کی اہمیت کو کبھی مد نظر رکھا۔ ہم نے تنظیم شرعی کے بغیر صرف ادائیگی فرائض شخصی کو سعادت عظمیٰ اور وثیقہ نجات سمجھ لیا۔ حالانکہ نص حدیث کے بموجب یہ رہبانیت ہے۔ جس سے اسلام نے برأت کا اعلان کیا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ آج بھی ہماری جماعت کے تنافس و تفاخر کا پہاڑ سنگ راہ بنا رہا۔ اور فروعی اختلافات کی خلیج اس راہ میں حائل ہوتی رہی۔ تو یاد رکھئے کہ سرزمین ہند میں جو حالت ہماری آج ہے مستقبل میں وہ اس سے بھی بدتر ہو جائیگی۔ اور ہمارے علماء و مشائخ کی یہ محترم جماعت اپنے طرز عمل سے تمام دنیا پر ثابت کر دے گی۔ کہ ان میں کام کرنے کی صلاحیت نہیں۔ اور پھر اس اجتماع کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہیگا۔ کہ اصلاح امت اور وراثت انبیاء کے دعوؤں سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہو جاتے"۔

اس میں تحریک۔ ترغیب اور تخویف کے سب پہلوؤں سے کام لیا گیا ہے۔ اور ہمت بڑھانے کے لئے اس کام کو نہایت ہی آسان اور سہل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہ فریضہ ایسا دشوار نہیں۔ جیسا کہ عموماً خیال کر لیا جاتا ہے۔ صرف ایک چیز کی ضرورت ہے۔ یعنی ذاتی اغراض اور مزعومہ شخصیت کی بے محل داشت و پرداخت کو قربان کر دیا جائے ظنون فاسدہ اور وساوس و اوہام کاسدہ سے سینہ پاک لیا جائے۔ پھر قادر ذوالجلال کے واسطے اور دین اسلام کی خاطر ایک متحدہ مقصد میں اتحاد خیالات اور اتفاق عمل پیدا کر لیا جائے"۔

لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ اور خود علماء کہلانے والوں کو بھی معلوم ہے۔ کہ صرف ایک ہی چیز جس کی ضرورت بتائی گئی ہے۔ ایسی ہے۔ جو بمنزلہ روح ہے۔ اور اس کا نہ ہونا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی نادان ایک مردہ کے متعلق کہے۔ اس کا اور تو سب کچھ ٹھیک ہے۔ صرف روح کی ضرورت ہے۔ جس طرح بدن سے نکلی ہوئی روح واپس نہیں آسکتی۔ اور مردہ میں جان نہیں پڑ سکتی۔ اسی طرح صرف وہ چیز جس کی علماء کے لئے ضرورت بتائی گئی ہے۔ نہ انہیں میسر آسکتی ہے۔ اور نہ دین کا کوئی کام صحیح رنگ میں وہ کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو انتخاب امیر میں جو شبہات لاحق ہیں۔ ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

"یہ خیال کہ امیر شریعت کے اختیارات غیر محدود ہونگے۔ اتباع و اطاعت کی کوئی حد نہ ہوگی۔ امیر مطلق العنان ہوگا۔ اور اس لئے یہ امیر جس قیال و مشرب کا ہوگا۔ اسی کے مطابق احکام نافذ کرے گا۔ جس کی اتباع تمام لوگوں پر شرعاً واجب ہوگی۔ اور بصورت عدم اتباع نقض بیعت ہوگا۔ جو بدترین معصیت ہے۔ اور اگر اپنی تحقیق کے خلاف امام کی ظاہری اتباع کی جائے۔ تو تدین کے خلاف ہوگا۔ یہی خطرات ہیں۔ جو اس سلسلہ میں اکثر حضرات کو پیش آتے ہیں۔ بے شک اگر امیر ایسا مطلق العنان ہو۔ تو ہر ایک ذی علم اور متدین شخص کے یہ شبہات اپنے مقام پر بہت صحیح ہیں"۔

اور آخر فیصلہ یہ صادر کیا گیا ہے۔ کہ "(۱) امیر کے اختیارات محدود ہونگے۔ وہ نہایت مدبر اور مصالح شریعت سے واقف شخص ہوگا۔ (۲) مسائل متفقہ منصوصہ کو نافذ کرے گا (۳) مقاصد و وسائل اعلاء کلمۃ اللہ پر ہمیشہ نگاہ رکھیگا۔ اور ان کے متعلق خصوصیت سے احکام نافذ کرتا رہیگا۔ (۴) وہ ایسے احکامات نافذ کریگا۔ جن سے بلا امتیاز فرق تمام امت مسلمہ کی فلاح و بہبود مقصود ہو۔ (۵) ایسے فروعی و مختلف فیہ مسائل کے اجراء اور تنفیذ کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ جن کی اجتماعی زندگی میں حاجت نہیں ہوتی۔ (۶) مختلف فیہ مسائل کی بحث و تحقیق کو نہیں روکے گا۔ البتہ جنگ و جدال اور فساد کو رفع کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہیگا۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

(۷) یہ نہیں ہوگا۔ کہ اس کا ہر عمل ہر خیال تمام فرق اسلامیہ کے لئے واجب الاتباع ہو۔ چنانچہ جس عالم کی تحقیق کے خلاف ہو؟ اور اس بناء پر اس مسئلہ خاص میں امیر کی اتباع نہ کرے۔ تو وہ عالم ہرگز مستحق طعن نہیں ہوگا۔ نہ اسکی بیعت ٹوٹے گی۔"

ذرا امیر اور اس کے اتباع کی شان ملاحظہ ہو۔ یہ امیر بھی شریعت اسلامیہ کا امیر ہوگا۔ اور اس کے اتباع دین میں اس سے راہ نمائی حاصل کرینگے۔ مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس کے لئے پابندیاں خود تجویز کر رہے ہیں۔ اگر یہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین فریضہ ہے۔ کہ امیر منتخب کیا جائے۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ اسلام ہی اس کے فرائض کی تعیین بھی کرے۔ مگر اسلام کی تعیین چونکہ ان لوگوں کو منظور نہیں۔ اس لئے خود دست اندازی کر رہے ہیں۔ اور ایسے قواعد بنا رہے ہیں۔ کہ کوئی معمولی درجہ کا ملازم بھی انہیں تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اور ابھی سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اول تو ان لوگوں کو کوئی امیر میسر ہی نہ آئے گا۔ اور اگر کوئی جال میں پھنس بھی گیا۔ تو اس کا ہونا نہ ہونے سے بدتر ہوگا۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ یہ لوگ اسلام کے علمدار کہلاتے ہیں۔ مگر اتنا بھی نہیں جانتے۔ یا جان بوجھکر اسے نظر انداز کر رہے ہیں۔ کہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ اگر تمہارا حاکم بہت چھوٹے سر کا حبشی بھی ہو۔ تو اسکی بجا پوری طرح اطاعت کرو۔ مگر یہ بنانا تو امیر شریعت چاہتے ہیں۔ لیکن اسے اپنے احکام کے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے مذہبی حاکم اور لیڈر کو اتنی وقعت بھی نہیں دینا چاہتے۔ جتنی دوسرے لوگ سیاسی اور ملکی لیڈروں کو دے چکے ہیں۔

حال ہی میں مسٹر گووند بلبھ پنت سابق وزیراعظم یو۔پی و ممبر ورکنگ کمیٹی انڈین نیشنل کانگرس نے دہلی میں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"جب مہاتما گاندھی کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔ تو ہم (کانگرسی لیڈر) اس پر سوچنے اور اس پر نکتہ چینی کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتے۔ اگر بفرض محال ہم محسوس بھی کرتے ہیں۔ کہ ہم اس کے لئے اور کوئی بہتر راستہ تجویز کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ رائے ظاہر کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہمیں یقین نہیں ہوتا۔ کہ ہماری رائے غلط ہے یا صحیح"۔

(روزانہ ہمدرد کشمیر ۱۷ اپریل)

حقیقت یہ ہے۔ کہ جس لیڈر سے اتنی بھی عقیدت اور اعتماد نہ ہو۔ اسکی راہ نمائی بھی کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ خاص کر مذہبی اور روحانی راہ نمائی کے تو کوئی معنی ہی نہیں ہو سکتے۔ مگر جو لوگ خود اپنے لئے امیر بنائیں وہ اس قسم کی عقیدت کہاں سے لائیں۔

جواب دو

ہوتی ہیں سنگساریاں کس پر جواب دو
کس نے بہا دیا ہے یہاں بے گنہ لہو
جذبات سے عوام کے کرتا ہے کھیل کون
مُردے اکھاڑتے ہیں جو قبروں سے کون ہیں
ہر وقت کون ہوتے ہیں آمادۂ فساد!
یہ فعل ننگِ ملّتِ بیضا نہیں ہیں کیا
کرتے ہیں نقضِ امن کا اقدام کون لوگ
خیر الرسل کا اُسوۂ حسنہ ہے کیا یہی
کرتے ہیں کون حملے مدینہ پہ بار بار
ہوتا ہے کون لاتا ہے جو پیام امن کا
قرآن لیکے ہاتھ میں نکلا ہی آج کون
ان کی بجائے کام کیا کرینگے بے ہنر
طائف میں کس نے کھائے تھے پتھر جواب دو
کابل کی کیوں زمین ہے احمر جواب دو
اللہ کا کس کے دل میں نہیں ڈر جواب دو
یہ مؤمنوں کا کام ہے کیونکر جواب دو
دیتے ہیں کون گالیاں فر فر جواب دو
موت اس سے کیا نہیں کہیں بہتر جواب دو
غنڈوں کا کس کے ساتھ ہے لشکر جواب دو
انصاف سے یہ سوچ سمجھ کر جواب دو
کھاتے ہیں کون منہ کی برابر جواب دو
جب بحر و بر میں پھیلتا ہے شر جواب دو
کچلا ہے کس نے دہریت کا سر جواب دو
مٹ جائیں کیوں جہاں سے ہنرور جواب دو
تنویر کا سوال تو معقول ہے حضور
بہرِ خدا برائے پیمبر جواب دو

(تنویر ازسیالکوٹ)

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بخیریت فلسطین پہنچ گئے

حیفا ۱۸ اپریل۔ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین کی طرف سے حسب ذیل تار حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں موصول ہوا ہے:۔

"چوہدری نذیر احمد صاحب (مبلغ مغربی افریقہ) یہاں پہنچ گئے ہیں۔ چوہدری صاحب کچھ عرصہ اسجگہ ٹھیر کر تحصیل علم عربی کرینگے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) فدا محمد صاحب حجانہ کراچی کے والد صاحب لاہور میں بعارضہ دردگردہ بیمار ہیں۔ (۲) چوہدری کرم الٰہی صاحب واقف زندگی کے گلے کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔ (۳) سید امیر احمد صاحب اجالوی حال پونٹہ ریاست ناہن ساری ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ (۴) ملک محمد عاشق صاحب بھینی شرقپور پر مخالفین نے ایک جھوٹا مقدمہ کر رکھا ہے۔ (۵) محمد سعید صاحب پسر بابو وزیر محمد صاحب مرحوم قادیان بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ (۶) والدہ صاحبہ حمید اللہ صاحب دارالرحمت قادیان بیمار ہیں۔ (۷) برکت علی صاحب فیض اللہ چک بعض مشکلات میں ہیں۔ (۸) مرزا مبارک بیگ صاحب آف گلگت محاذ جنگ پر ہیں۔ (۹) چوہدری نور احمد صاحب ساکن کھوکھر امرت سر میں بیمار ہیں۔ (۱۰) حفیظ الرحمٰن صاحب فاروقی بمبئی کا بچہ جمیل الرحمٰن بیمار ہے۔ (۱۱) منظور احمد صاحب قریشی جنگ میں ہیں احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت

(۱) خاکسار کے ماموں مولوی محمد صاحب سکنہ ناگڑیاں ضلع گجرات اپنے خاندان میں واحد احمدی فرد تھے۔ $\frac{۳}{۴۵}$ ۱۹ کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وارثان چونکہ احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ اس لئے احمدی احباب جنازہ میں شامل نہ ہو سکے۔ تمام احمدی احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عالم سٹیشن ماسٹر قطبال ضلع کیمبل پور (۲) محمد حسین صاحب احمدی سکنہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ ۱۷ اپریل ۴۵ء کو فوت ہو گئے۔ تمام احمدی دوست مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ محمد رشید۔

مستقل چندوں کی فرضیت

تحریک جدید کے چندوں کی تحریک کے ابتداء میں اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقع پر بھی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوضاحت فرمادیا تھا کہ تحریک جدید میں صرف انہیں لوگوں کا چندہ لیا جائیگا جو اپنے (فریضہ چندہ کے) تعلّے ادا کرینگے اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دینگے۔ پھر اس تقریر میں فرمایا کہ "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں یہ لازمی بات ہے کہ اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہینگے"۔

حضور کے اس منشاء کے ماتحت امید ہے کہ کوئی دوست لازمی چندوں یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پس پشت ڈالتے ہوتے تحریک جدید کے چندوں میں حصہ نہیں لیتے ہونگے۔ تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں۔ جو باوجود لازمی چندوں کے بقایا دار ہونے کے شرح مقررہ سے کم یا بے قاعدہ ادا کرنے کے تحریک جدید میں چندہ دے رہے ہوں تو جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کا فرض ہے۔ کہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاع دیں۔ تا کہ حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جا سکے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ہماری منزل

"ہماری فتح جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر ہوگی۔ ہماری فتح انسانوں پر نہیں بلکہ فرشتوں پر ہوگی۔ ہماری ذمہ داریاں بہت وسیع ہیں اور ہماری منزل بہت دور ہے اسلام کے مجاہدین کی نسلی کیلئے وقف فنڈ کو مضبوط

افسوسناک غلطی

الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۴۵ء میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مضمون میں قطبین کی جگہ فلسطین کا لفظ غلطی سے چھپ گیا ہے۔ چونکہ یہ ایک فاش غلطی ہے۔ اس لئے ناظرین اسے درست فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

× کرنا ہمارے فرائض میں سے ایک اہم فرض ہے۔ (انچارج تحریک جدید)

موجودہ زمانہ جس مصلح کا متقاضی ہے وہ کہاں ہے؟

موجودہ زمانہ کے متعلق تمام ادیان عالم میں بکثرت پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ ہندو مذہب ایک کرشن (علیہ السلام) کے انتظار میں ہے۔ یہودی مذہب بھی ایک خدا کے فرستادہ کا منتظر ہے۔ عیسائیت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوبارہ نزول کے متعلق صراحت سے دعاوی پیش کر رہی ہے۔ اور مسلمانوں کا بچہ بچہ ایک مہدی کے انتظار میں ہے۔ غرض آسمانی پیشگوئیاں بڑے شدومد سے ایک مصلح کے نزول کے متعلق یقین دلا رہی ہیں ساتھ ہی زمین میں بھی ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جو پہلے کبھی رونما نہ ہوئے تھے۔ آفتوں بلاؤں نے قیامت کا نمونہ پیش کر دیا ہے۔ دنیا کے کونہ کونہ میں طرح طرح کی مصیبتوں اور تکلیفات نے انسان اشرف المخلوقات کو اندھا کر دیا ہے۔ اور پھر طرفہ یہ کہ انسان کی اپنی حالت بھی نہایت درجہ گر چکی ہے۔

اس وقت جبکہ زمین و آسمان متفق ہو چکے ہیں۔ انسان بھی اپنی ہلاکت کو سامنے دیکھ رہا ہے۔ اور یہ ساری علامتیں اس وضاحت سے پوری ہو چکی ہیں۔ کہ ماضی اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ کیا کبھی دنیا نے اس قسم کا نظارہ پہلے کبھی دیکھا تھا۔ کہ آسمان سے بلائیں نازل ہوئیں۔ زمین نے قیامت خیز آگ اگلی انسانوں کی اپنی حالت ببانگ دہل اپنی بے بسی کا اعلان کرنے لگی۔ اور پھر تمام مذاہب منتظر کھڑے ہیں۔ کہ آسمان سے کوئی مصلح آئے۔ اور پھر وہ پیدا نہ ہوا ہو۔

یہ بات سوچنے کے لائق ہے۔ کہ ہم ایک نشانی کو تو فرض کر سکتے ہیں۔ کہ وہ بغیر کسی خاص مقصد کے پوری ہو گئی۔ ہم دو نشانیوں کے متعلق بھی فرض کر سکتے ہیں۔ کہ وہ بغیر کسی خاص سبب کے پیدا ہو گئیں۔ لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ آسمان بھی مستعد ہو۔ زمین بھی اٹھ کھڑی ہو۔ انسان خود تباہ ہو رہے ہوں اور مذاہب عالم ایک نہیں دو نہیں تین نہیں بلکہ سارے کے سارے ایک نجات دہندہ کے منتظر ہوں۔ اور وہ نہ آئے؟ اس کی مثال کہیں پیش نہیں کی جا سکتی۔

اندریں حالات کیا یہ بات انسان کے لئے قابل غور نہیں۔ کہ اگر وہ مصلح نہیں آیا۔ تو یہ سارے شواہد اور نشانیاں کیوں پیدا ہوئیں۔ اور پھر ساری ایک وقت پر کیوں اکٹھی ہو گئیں۔ ضرور تھا کہ الٰہی نوشتوں کے مطابق کوئی نجات دہندہ آسمان سے نازل ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ کون ہے وہ مصلح۔ ہم دنیا کو چیلنج کرتے ہیں کہ دنیا بتلائے کس نے یہ دعوےٰ کیا ہو اور پھر خدا کی نصرت بھی اسیطرح آج تک اس کے ساتھ شامل رہی ہو۔ لیکن دنیا ایسا مدعی سوائے ایک انسان کے پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور پھر اگر وہ نعوذ باللہ خدا کی طرف سے نہیں۔ تو یہ تمام دنیا کا کاروبار بھی جھوٹا ہے اور سارے مذاہب کی بنیاد بھی نعوذ باللہ جھوٹی ماننی پڑتی ہے۔

پس اب لوگوں کے لئے یہ موقعہ ہے۔ کہ وہ سوچیں اور تلاش کریں۔ اور ڈھونڈھیں کہ وہ نجات دہندہ کون ہے۔ وہ غور کریں ہندو مذہب میں تلاش کریں۔ یہودی مذہب والوں سے پوچھیں۔ عیسائی پادریوں سے پوچھیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ دنیا کے کسی مذہب یا فرقہ میں کوئی ایسا مدعی نہیں ملے گا۔ جس نے ببانگ دہل اپنے موعود ہونے کا اعلان کیا ہو۔ اور پھر خدا کی نصرت بھی انبیاء کی طرح اس کے ساتھ رہی ہو۔ سوائے جماعت احمدیہ کے صرف اور صرف یہی جماعت اس بات کا دعوےٰ پیش کرتی ہے۔ کہ اس کا بانی خدا کی طرف سے انسانوں کو پھر راہ راست پر چلانے کے لئے آیا۔ اور وہ ان تمام پیشگوئیوں کا موعود مصداق ہے۔ جو مختلف مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ . . . . یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر نہیں رہ سکتا" (دیکھئے لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲)

سلیم القلب انسان سوچے کہ کیا اس مدعی کے علاوہ اور بھی ایسا کوئی مدعی ہے۔ جس نے اس یقین سے دعوےٰ کیا۔ اور پھر خدا کی نصرت بھی ہر دم ہر لحظہ اس کے شامل حال رہی ہو۔ اگر یہ کارخانہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا۔ تو کبھی کا تباہ ہو چکا ہوتا۔ کیونکہ ساری طاغوتی طاقتیں ساری انسانی کوششیں اسکو مٹانے پر تلی ہوئی تھیں۔ پس ضرور ہے کہ اس دعوےٰ کے پیچھے ایک صداقت ہے اس آواز کے پیچھے روح القدس ہے پس مبارک وہ

سزائے مقاطعہ اور مہاتما بدھ

حضرت مسیح سے ۶۲۳ برس پہلے مہاتما بدھ پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ ویدک دھرمی لوگ نہ صرف دودھ دینے والی اور حاملہ گائیوں بچھڑیوں وغیرہ کو ذبح کرتے تھے۔ بلکہ حد اعتدال سے تجاوز کر کے انسانوں کو بھی قربانی میں ہلاک کر دیا کرتے تھے۔ عام انسانوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ راجاؤں کے اکلوتے بیٹوں تک کو برہمن ذبح کرا دیتے تھے۔

مہابھارت میں لکھا ہے۔ کہ

سومک نامی راجہ کا ایک ہی جنتو نامی بیٹا تھا۔ اسے ان کے پروہت نے کہا کہ اس کی قربانی کر کے اس کی چربی کا میں ہون کرتا ہوں۔ اس کا دھواں سونگھ کر تیری ایک سو بیویوں کے ہاں ایک ایک بہادر بیٹا پیدا ہو گا۔ راجہ نے خوشی سے اسے منظور کر لیا۔ تب اس کی روتی چیختی ہوئی بیویوں سے وہ ایک اکلوتا بیٹا چھین کر برہمن مہاتما نے ذبح کر ڈالا۔ اور اس کی چربی کا ہون کر دیا۔

ماحصل یہ کہ جس طرح آج بکرے قصائی ذبح کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں ویدک دھرمی لوگ۔ انسانوں حتیٰ کہ شیر خوار بچوں تک کو خوشی سے ذبح کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ویدک لٹریچر میں اب تک وہ احکام موجود ہیں۔ انہی خون کی بہتی ہوئی ندیوں کو بند کرنے کے لئے مہاتما بدھ آئے۔ ورنہ نہ وہ کوئی شریعت لائے۔ اور نہ کوئی کتاب انہوں نے بنائی یا ان پر نازل ہوئی۔ گویا ایک وقتی اور عارضی کام کے لئے وہ آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے یہی کہا۔ "بھوتیشو دیا کرتبو یا" یعنی جانداروں پر رحم کرنا چاہیئے بیجا طور پر انکو نہ ذبح کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے جین مذہب اور چارواک مذہب کے متبعین کی مدد سے ان بے جا قربانیوں کی پُر زور مخالفت کی۔ اور آپ کو اپنے مقصد میں کامیابی بھی ہوئی۔ مگر "اپنے اصول کو توڑنے والوں کا مقاطعہ کرنا اور ان سے مکمل بائیکاٹ کرنا" اس "رحم کے دیوتا (مہاتما بدھ) نے بھی ترک نہ کیا۔ بلکہ پوری سختی سے اس پر کاربند رہے۔ چنانچہ اپنے مریدوں میں سے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کا مقاطعہ کرتے۔ اور ان کا مکمل بائیکاٹ کرتے تھے۔ اور مقاطعہ کا نام "خدائی سزا" رکھا ہوا تھا۔ اور جس کا مقاطعہ کیا جاتا۔ اس کا نام "چھنّ" تھا جس کے لفظی معنے ہیں "کٹ ہوا" آپ اس سزائے مقاطعہ کو اس قدر ضروری سمجھتے تھے۔ کہ جب آپ کی موت کا وقت بالکل قریب آ گیا۔ تو آپ نے اپنے پیارے مرید آنند سے کہا

"اے آنند میری موت کے بعد بھی چھنّ (جس کا مقاطعہ کیا جائے) کو خدائی سزا دینا یعنی چھنّ (مقاطعہ کیا ہوا) جو چاہے باتیں بولے۔ مگر باقی بدھ اس سے قطعاً کوئی بات نہ کریں۔ حتیٰ کہ کوئی مسئلہ کی بات بھی اس سے نہ کریں۔ اسکا مکمل بائیکاٹ کریں" (کتاب بدھ صفحہ ۱!)

یہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ مہاتما بدھ محض ایک قوم کی وقتی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ یعنی اس لئے کہ ویدک دھرمیوں کو شرک اور بے جا قربانیوں سے باز رکھ کر خدا پرست اور جائز طریق سے قربانی پر عمل کرنے والے بنا دیں۔ انہوں نے ضرورت کے ماتحت سزائے مقاطعہ کا جاری کرنا اس قدر ضروری سمجھا کہ اپنے بعد بھی اسے جاری رکھنے کا حکم دیا

حضرت مسیحؑ کی طبعی وفات کا ثبوت اناجیل سے

صلیب سے زندہ اترنا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مسئلہ وفات مسیح ناصری مسلمانوں کے سامنے رکھا اور ثابت کیا۔ کہ وہ بھی دیگر انبیا علیہم السلام کی طرح فوت ہو کر زمین میں دفن ہو چکے ہیں۔ بیشک یہود نے انہیں صلیب پر کھینچا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد صلیب پر سے اتار لیا گیا۔ صلیب پر وہ غش کی حالت میں ہو کر مردہ سے نظر آئے مگر خدا نے صلیبی موت سے بچا کر یہود کو خائب خاسر کر دیا تو اس پر مسلمانوں نے شور سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ عیسائیوں کو تو یہ امر ازحد ناگوار ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس سے مسئلہ کفارہ کا پورے طور پر ابطال ہو جاتا ہے۔ لیکن حیرت یہ ہے کہ مسلمان بھی بلاوجہ مخالفت کرنے لگے اور مسیح موعود کے ساتھ اسی طرح پیش آئے جس طرح اس موعود مسیح کے فوت شدہ بھائی مسیح ناصری کے ساتھ اس کی قوم پیش آئی تھی۔ مگر حق آخر کار حق ہے مسیحیوں میں قریباً شروع سے ہی اس مسئلہ کے متعلق مختلف فرق چلے آئے ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق ایک فاضل مسیحی ڈاکٹر پادری جے پیٹرسن سمائتھ فرماتے ہیں۔ "ایک اور نظریہ ہے۔ جو ایک زمانہ میں کسی قدر رائج تھا۔ پلاطوس کا تعجب کہ یسوع ایسا جلد مر گیا۔ کچھ شبہ پیدا کرنے والی بات ہے۔ صلیب پر کھینچا جانا ایک آہستہ رو عمل تھا۔ مرتے مرتے عرصہ لگ جاتا تھا۔ شاید مسیح بالکل مر نہیں چکا تھا۔ شاید وہ بیچارہ کمزور آدمی جس کے پٹھے اینٹھے ہوئے تھے۔ سرد قبر اور تیز خوشبودار مصالحوں کی مدد سے اس موت نما غش سے ہوش میں آ گیا۔" پھر لکھتے ہیں۔ "بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یسوع ناصری اور اس کے شاگردوں نے اس مکروہ دھوکے سے چشم پوشی کی۔ یعنی وہ ایک خستہ حال پھیپھاتی دکھتی اور چھپتی ہوئی وہمی صورت تھی جس نے چند سال بعد پھر وفات پائی۔" (کتاب احسن الاذکار مصنفہ ریورنڈ ڈاکٹر جے پیٹرسن سمائتھ پی ایچ ڈی مترجمہ ڈاکٹر آئی یو ناصر سول سرجن پنجاب)

اب ایک دوسرے فاضل بلکہ متعدد فضلاء یورپ کی سن لیجئے۔

ریورنڈ طالب الدین صاحب بی۔ اے نے چند انگریز فضلا کی تصانیف کو اردو جامہ پہنا کر ایک کتاب بنام حیات المسیح تالیف کی ہے۔ یہ کتاب ایڈرشام۔ فیریر۔ انڈریوز اور نینڈیر کی مختلف تصانیف کا خلاصہ ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۲۶ پر پادری طالب الدین صاحب لکھتے ہیں۔ "ایک زندہ آدمی کو صلیب پر گاڑنا ایک ایسا نظارہ تھا۔ کہ اس سے زیادہ ہیبت ناک نظارہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ مگر صلیبی موت کی بڑی قباحت یہ تھی۔ کہ مصلوب کو دو دو تین تین دن تک عذاب کے مارے کراہنا پڑتا تھا۔" اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ مسیح کتنا عرصہ صلیب پر رہے۔ اس کے متعلق ریورنڈ طالب الدین صاحب فرماتے ہیں۔ "وہ پانچ گھنٹہ سے زیادہ صلیب پر نہ رہا۔" (حیات المسیح صفحہ ۲۲۸)

ڈاکٹر جے پیٹرسن سمائتھ مسیح کے شاگردوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ "چوبیس گھنٹوں کے بعد ان کو پھر دیکھو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں۔ کہ خداوند جی اٹھا ہے۔" (احسن الاذکار صفحہ ۵۱۱) گویا صلیب پر جب مسیح ناصری چڑھائے گئے تو اس کے چوبیس گھنٹہ بعد لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ گرفتاری کے وقت ہی "سارے شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔" اور اگر موت کے وقت کے بعد چوبیس گھنٹہ مراد لئے جائیں تو بھی حیرت انگیز امر ہے۔ صوبیدار جو قتل میں حکم موت کی تعمیل کرانے والا تھا۔ وہی تھا۔ جس کے متعلق اکابر یہود نے مسیح ناصری کی خدمت میں سپارش کی تھی۔ کہ اس نے ہماری قوم کے لئے اپنے خرچ سے عبادت خانہ بنوا دیا ہے۔ یہی صوبیدار حکم موت کی تعمیل پر مامور تھا۔ اس کے متعلق ڈاکٹر ایچ یوسٹیٹن صاحب لکھتے ہیں۔ "کفرناحوم یہ وہ قصبہ تھا۔ جہاں مسیح نے ہجرت کی تھی۔ اس مقام پر کچھ رومی فوج رہتی تھی۔ مقدس لوقا کے بیان کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ صوبیدار مسیح کے پاس ان بزرگان یہود کے ذریعے سے آیا جن کو وہ عزیز رکھتا تھا۔ اور ان کے مذہب کی عزت کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ان کے لئے اس نے ایک عبادت خانہ بھی تعمیر کرایا تھا۔ غالباً وہ ایک یہودی نومرید تھا۔ جو خدائے واحد پر ایمان لایا تھا۔ مگر اس کا ختنہ نہیں ہوا تھا۔ (تفسیر متی زیر آیت ۸/۵)

اب ڈاکٹر سٹیٹن صاحب مفسر انجیل متی کی زبان سے ہی اس صوبیدار کے عہدہ کے اعزاز کا حال پڑھ لیجئے۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ مسیح کے زمانہ میں رومی فوج کا ایک دستہ لیجیون کہلاتا تھا۔ جس میں چھ ہزار پیادہ سپاہی ہوتے تھے اور اس پر ایک جنرل ہوتا تھا۔ جس کو امپراطور کہتے تھے۔ یہ لیجیون چھ کوہارٹ یا پلٹنوں پر منقسم ہوتا تھا۔ جس میں ایک ایک ہزار سپاہی ہوتے تھے۔ اس پلٹن کا افسر اعلیٰ ٹرابیون یعنی کرنل کہلاتا تھا۔ یوحنا ۱۸/۱۲ و اعمال ۲۱/۳۱ میں ان کو پلٹن کا سردار کہا گیا ہے۔ اسی قسم کی ایک پلٹن یروشلم کی ہیکل کے اوپر انتونیا کے قلعہ میں انتظام کے لئے تعینات تھی۔ کوہارٹ سو سو آدمیوں میں منقسم تھا۔ جس کا افسر صوبیدار کہلاتا تھا۔ اس کو زمانہ حال کے ایک کمپنی کے کپتان کے برابر اختیار حاصل تھا۔ اس کا درجہ آجکل کے کپتان اور غیر کمیشن یافتہ افسر کے بین بین تھا۔ یہ صوبیدار رومی فوج میں بمنزلہ ریڑھ کی ہڈی کے سمجھے جاتے تھے۔" (تفسیر متی زیر آیت چار و پانچ باب ۸)

اسی صوبیدار کے عزیز خادم کو مسیح نے چنگا کیا تھا۔ اور مسیح کی صلیب پر اسی کا انتظام تھا۔ اسی کا حال انجیل میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ "یہ ماجرا دیکھ کر صوبیدار نے خدا کی تمجید کی۔ اور کہا بے شک یہ آدمی (مسیح) راستباز تھا۔" (لوقا ۲۳/۴۸)

پس صاف ثابت ہو گیا۔ کہ پانچ گھنٹہ صلیب پر رہنے سے مسیح صلیب پر فوت نہ ہوا تھا۔ بلکہ غش میں ہو کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ اسی واسطے بموجب عینی گواہ یوحنا انجیل نویس کے سپاہیوں نے "اس کی ٹانگیں نہ توڑی تھیں۔" (یوحنا ۱۹/۳۳)

اب دیکھو مسیحؑ مریم کو قبر سے نکلنے کے بعد کہتا ہے۔ یہ کہ مجھے نہ چھو کیونکہ میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا (یوحنا ۲۰/۱۷) اگر وہ صلیب پر مر گیا تھا۔ تو کہاں گیا تھا۔ اگر کہا جائے عالم ارواح میں تو بڑی قباحت یہ ہے۔ کہ چور کے ساتھ مسیح نے جو یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ "میں سچ کہتا ہوں۔ کہ آج تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔" (لوقا ۲۳/۴۳) یہ وعدہ کیونکر پورا ہوا۔

حضرت مسیحؑ کا عمر دراز پانا

یہ امر کہ مسیح صلیب کے واقعہ کے بعد پھر اپنی موت طبعی سے فوت ہوا اس کے لئے انجیل میں جو لکھا ہے اسے پیش کرنے سے قبل میں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس کا عمر دراز پانا بموجب انبیاء سابقہ کی پیشگوئیوں کے ضروری تھا۔

مسیح ناصری کا طبعی عمر کو پہنچنا

یسعیاہ باب ۵۳ تمام مسیحی فرقوں کے نزدیک مسلمہ طور پر مسیح ناصری کے متعلق ہے۔ اور واقعی ایک طرح سے مسیح کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ علاوہ دیگر امور کے یسعیاہ نبی مسیح ناصری کے متعلق کہتا ہے۔ "اس کی عمر دراز ہوگی۔ اور خداوند کی مرضی اس کے ہاتھ کے وسیلہ سے پوری ہوگی۔ اب اگر کہا جائے کہ وہ تینتیس ۳۳ سالہ ہو کر مر گیا۔ اور اوسط درجہ کی عمر بھی نہ پا سکا تو پیشگوئی کے متعلق کہنا پڑے گا۔ کہ وہ مسیح ناصری کے لئے نہیں کیونکہ وہ درازئی عمر کو نہیں پہنچا۔ لیکن چونکہ یہ پیشگوئی اس کے متعلق ہے۔ اس لئے ماننا پڑیگا۔ کہ واقعی اس کی عمر دراز ہوئی اور وہ اپنی طبعی موت سے ایک صد بیس سال کی عمر میں کشمیر میں آکر فوت ہوا۔ صلیب کے واقعہ کے بعد کے اناجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب وہ تیسرے ظہور کے وقت شاگردوں پر ظاہر ہوا۔ تو خداوند نے اپنے گلہ (کلیسیا) کی پاسبانی پر پطرس کو از سر نو مقرر کیا۔ اس کے بعد آیت ۱۹ یہ ہے کہ "اس نے ان باتوں سے اشارہ کر دیا۔ کہ وہ کس طرح کی موت سے خدا کا جلال ظاہر کریگا۔" (یوحنا ۲۱/۱۹) اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ صلیب کی موت کے بعد یہ کس موت کا ذکر ہے۔ یہ وہی جلالی موت ہے۔ جو بقول یسعیاہ درازئی عمر کے بعد آنے والی تھی۔ اور اس کا ثبوت اگلی آیات سے ملتا ہے۔ جو یہ ہیں۔ "پطرس نے اسے دیکھ کر یسوع سے کہا اے خداوند اس کا کیا حال ہوگا۔ (یوحنا کا) یسوع نے اس سے کہا۔ اگر میں چاہوں کہ یہ میرے آنے تک ٹھہرا رہے تو تجھ کو کیا۔ تو میرے پیچھے ہو لے پس بھائیوں میں یہ بات مشہور ہو گئی۔ کہ وہ شاگرد نہ مریگا۔ لیکن یسوع نے اس سے یہ نہیں کہا تھا۔ یوحنا ۲۱/۲۱-۲۳

اب یہ امر مسلمہ ہے۔ اور ہر تاریخ کلیسیا میں لکھا ہے۔ کہ یہ مسیح کی یوحنا کے متعلق پیشگوئی تھی۔ چنانچہ یہ بڈھا یوحنا سنہ تک یعنی یروشلم کی بربادی تک زندہ رہا۔ اور بربادی یروشلم کے متعلق ہی مسیح نے کہا تھا۔ کہ وہ ایک طرح سے میرا نزول ہوگا۔ اور اس کو تم میں سے بعضے دیکھیں گے۔ (لوقا ۲۱/ ۵ تا آخر)

پس یہ جلالی موت صلیبی واقعہ کے بعد کی موت ہے۔ جبکہ وہ ایک لمبی عمر پا کر فوت ہوا تھا

یسوع مسیح کمزور نہ تھا

کہا جاتا ہے۔ کہ مسیح بہت کمزور انسان تھا۔ اس لئے جلدی ہی صلیب پر مر گیا۔ مگر یہ درست نہیں۔ ڈاکٹر سمائتھ صاحب احسن الاذکار میں لکھتے ہیں۔ کہ مسیح بڑھئی کی دوکان کیا کرتا تھا۔ ہل اور جوئے بناتا تھا۔ اپنے لئے اور اپنی والدہ کے لئے محنت سے روزی کمایا کرتا تھا

پھر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ خداوند کے ہاتھ بوجہ بڑھئی کا کام کرنے کے مضبوط تھے۔ اور کہ وہ ایک جوان ۳۳ سالہ دیہاتی بڑھئی نبی تھا۔ صفحہ ۶۷۔

انجیل میں لکھا ہے۔ کہ مسیح چالیس دن اور رات فاقہ کر سکتا تھا۔ لوقا ۴/ ا تا ۱۴ ۔ پس جوان دیہاتی بڑھئی نبی ہو کر زیادہ جفاکش ہو گیا تھا۔ رات رات بھر پہاڑ پر جا کر دعا مانگنے والا ایک جفاکش نبی تھا۔ صفحہ ۶۸۔ درآنحالیکہ اسے علم تھا۔ کہ واقعہ صلیب پیش آنے والا ہے۔ وہ ہر طرح سے دکھ سہنے کے لئے تیار تھا۔ اسی لئے وہ صلیب پر زندہ رہا تھا۔ کیونکہ بقول عبرانی خدا نے جو اسے موت سے بچا سکتا تھا۔ موت سے بچا لیا۔ دکھ اٹھا کر موت سے بچ گیا۔

عبدالخالق نو مسلم

اہلحدیثوں کی افسوسناک حالت

جنرل سیکرٹری اہلحدیث دہلی کی طرف سے ایک اپیل شائع ہوئی ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ "ہر کام میں اہلحدیث پیچھے ہیں۔ مساجد کی آبادی کم ہو کر سینما تھیٹر اور تفریحات بڑھنے لگیں۔ صورت۔ لباس۔ اخلاق۔ تہذیب۔ ادب۔ لحاظ ہمدردی بہی خیر خواہی۔ غرض جس چیز پر نظر ڈالئے۔ عمل بالحدیث کا شائبہ بھی دکھائی نہ دیگا۔ اور سب سے زیادہ غضب یہ ہے۔ کہ اہلحدیث خواتین بھی آج کل کی ڈریں پہننی شروع ہو گئیں۔ عرصہ دراز تک دیکھا اور کوشش کی۔ کہ اہلحدیث کی بقا۔ ترقی۔ استحکام کا کام کسی طرف سے شروع ہو۔ مگر نظر مایوس واپس آئی۔ اور کوئی کوشش کارگر ثابت نہ ہوئی۔ وہ اہلحدیث جن کا دعویٰ اتباع سنت کا ہے۔ جن کا منصب سب سے اعلیٰ ہوتا تھا۔ جن کا فرض لوگوں کو٭

٭ بری باتوں سے روکنا اور اچھی باتوں پر لگانا تھا۔ آج اغیار کے متبع اور مددگار نظر آ رہے ہیں (الا ماشاء اللہ) دنیا کی زندگی کے ہر شعبہ میں بھی ہم محتاج اغیار ہیں۔ نہ ہمارے ابتدائی یا ہائی سکول ہیں۔ اور نہ کالج ہیں۔ کہ

جماعتوں میں کامیابی نہیں ہو سکتی" (زمزم لاہور ۲۳ر جنوری ۱۹۴۵ء)۔ مندرجہ بالا سطور مزید حاشیہ آرائی کی محتاج نہیں۔ ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ اہلحدیث فرقہ کی حالت کس قدر افسوسناک ہو چکی ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب اب بھی یہی کہتے چلے جا رہے ہیں۔ کہ کسی مصلح اور مامور من اللہ کی ضرورت نہیں۔ (خاکسار محمد عبدالحق از گنج)

مختصر سوانح حافظ محمد صغیر صاحب مرحوم

صغیر تاریخی نام تھا۔ جس سے آپ کا سن پیدائش بحساب حروف ابجد ۱۳۰۰ھ نکلتا ہے۔ آپ کے والد کا نام حافظ احمد دین تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا ہوا تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور حضور کے دعاوی کے شروع شروع میں اور صغر سنی میں پہلی ہی ملاقات میں ایمان لے آئے تھے۔ ۱۹۰۳ء میں جب حضور مقدمہ کرم الدین کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے گئے۔ تو اس وقت بعض دیگر دوستوں کی معیت میں پیدل سفر کر کے حضور کی زیارت کے لئے جہلم پہنچے۔ اور وہاں پر ۱۸ صفر ۱۳۲۵ھ کو شرف بیعت حاصل کیا۔

آپ بہت مدت اور تادم مرگ انجمن احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات (پنجاب) کے پریذیڈنٹ رہے اس کے علاوہ بھی مختلف شعبوں میں سلسلہ کی خدمت کی۔ نماز تراویح۔ عیدین۔ نماز جنازہ وغیرہ میں اکثر آپ ہی امام ہوتے۔ آپ کو احکام دینیہ کی تعمیل اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کا ہر وقت خیال رہتا۔ اور سلسلہ کی ہر خدمت بصد شوق کرتے۔ اور فرض تبلیغ کو ہمیشہ مدنظر رکھتے۔ جماعت کا شیرازہ قائم رکھنے کا خاص خیال ہوتا۔ نماز باجماعت میں نوجوانوں کی حاضری پر زور دیتے۔ اور امور دینیہ کی پابندی نہایت سختی سے کراتے ہمیشہ صاف گوئی سے کام لیتے۔ اور اس معاملہ میں اپنے نقصان یا دوسروں کی ناراضگی کا خیال مطلق نہ کرتے۔ اسی وجہ سے مخالف اور موافق لوگوں میں ہر دلعزیز تھے۔ دیانتدار اور امین تھے جیسا نمونہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک تصنیف میں بیان فرمایا ہے۔ کہ میری جماعت کے دوستوں کو ایسا امین اور دیانتدار ہونا چاہیئے۔ کہ سلسلہ کے سخت ترین مخالف اور دشمن بھی اپنے اموال بطور امانت ان کے حوالے کر دیں۔ سو آپ اس کے بالکل مصداق تھے ہر قوم کے آدمی کو آپ پر کافی اعتماد تھا۔ مخالف سلسلہ بھی گھریلو اور دیگر امور دنیوی میں آپ سے مشورہ لیتے۔ بعض ہندو اور اکثر غیر احمدی آپ کے پاس امانتیں رکھتے۔ آپ نے امانتوں کے واسطے ایک رجسٹر کھول رکھا تھا۔ جس میں نقدی اور زیورات وغیرہ کی صورتوں میں امانت کا حساب رکھتے۔ اس کے علاوہ جو زیورات بیاہ شادیوں میں لوگ انکی معرفت بنواتے۔ ان کا حساب تفصیل سے درج کرا دیتے۔ حساب ایسا صاف اور پکا لکھا ہوا تھا۔ کہ ان کی وفات کے بعد ہم کو لوگوں کی امانتیں واپس کرنے میں ذرا بھی دقت محسوس نہ ہوئی۔

۱۹۳۲ء میں آپ کا پلوٹھا لڑکا نذیر احمدؐ عین عالم شباب میں آپ کو داغ مفارقت دے گیا۔ اس کے علاوہ ایک اور لڑکے اور ایک دختر کی وفات کا بھی صدمہ کچھ کم نہ تھا۔ آپ کا دل اولاد کے صدمات اور پے در پے بیماری کے حملوں کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکا تھا۔ اس واسطے کسی کی تکلیف بھی ناقابل برداشت ہو جاتی۔ اور خواہش رہتی۔ کہ اب وصال خداہی حاصل ہو۔ آپ خطبہ جمعہ اکثر پرنم آنکھوں سے سنتے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کے وقت آپکی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔ آپ اکثر خلوت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

آخر مشیت ایزدی کے ماتحت ۷ ذیقعد ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۱ر نومبر ۱۹۴۲ء بروز بدھوار اپنے عزیز و اقارب کو داغ مفارقت دے کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنی یادگار میں چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑے۔

تمام دوستوں سے یہ درخواست ہے۔ کہ مرحوم والد صاحب کی مغفرت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(خاکسار مقبول احمد اظہر از نیروز پور چھاؤنی)

ایک قابل تعریف قربانی

موجودہ اقتصادی حالات روز بروز نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ بدیں وجہ سلسلہ کی مختلف ضروریات میں بھی بے شمار دقتیں محسوس ہو رہی ہیں۔ اور کئی قسم کی مشکلات کا سامنا آئے دن کرنا پڑتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید کی روشنی میں ایک دن اچانک میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اگر جماعت کے بعض زمیندار احباب اپنی مقامی انجمن کے نام کسی قدر زمین ہبہ کر دیں۔ تو سلسلہ کی ضروریات میں بہت کچھ آسانی ہو سکتی ہے۔ اور ایک مستقل مقامی تبلیغی فنڈ بھی قائم ہو سکتا ہے۔ یہ خیال ابھی پورے طور پر پختہ بھی نہیں ہوا تھا۔ کہ اچانک جناب ڈاکٹر نواب علی خان صاحب احمدی ولد خان عمر بخش خان صاحب پوغطہ سکنہ موضع گنڈی تحصیل مہینڈر (پونچھ) کشمیر حال مقیم نواب منزل جگٹ گنج مردان کا نوازش نامہ شرف صدور لایا۔ جس میں مرقوم تھا۔ کہ میں اپنی خود کاشت اراضی للعہ کنال واقعہ موضع گنڈی دکھتونی کھاتہ ۳ خسرہ ۹۱/ ۹۷ میں سے ۱۵ کنال اراضی انجمن احمدیہ پونچھ کو دینا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس فوری خدائی منظوری سے فائدہ اٹھانے کے لئے جناب ڈاکٹر صاحب کا مختار نامہ منگوا کر عدالت جناب سردار عبدالحکیم خان صاحب درانی بار ایٹ لاء رجسٹرار پونچھ میں بتاریخ ۸ر مارچ ۱۹۴۳ء ہبہ نامہ بحق انجمن احمدیہ پونچھ بذریعہ منشی علی بہادر خان صاحب بحیثیت وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پونچھ) درج رجسٹر وثیقہ جات ۹ رجسٹری کرا دیا گیا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کی اس قابل تقلید قربانی کو قبول فرمائے۔ اور ان کی عمر صحت کمائی اور ایمان میں روز افزوں ترقی بخشے۔ جناب ڈاکٹر صاحب نے یہ ایک ایسی نیک اور مفید عام مثال قائم کی ہے۔ کہ اگر ہمارے دوسرے احمدی احباب بھی اپنی اپنی احمدی انجمنوں کے مقامی تبلیغی فنڈوں کو اسی طرح مضبوط کرنے کی ٹھان لیں۔ تو بغیر کسی خاص تکلیف کے تبلیغی مساعی کو ہر جگہ بآسانی کافی وسعت دی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار عبدالکریم خان یوسف زئی)

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۳۱۹ منکہ عبدالرحمٰن خان ولد چوہدری غلام احمد خان ایڈوکیٹ پاکپٹن قوم راجپوت پیشہ ملازمت محکمہ پولیس عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴؍ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں میری آمد ۶۰/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبدالرحمٰن خان ہیڈ کانسٹبل پولیس دہلی گواہ شد:- چوہدری چھجو خان امیر جماعت احمدیہ سڑوعہ۔ گواہ شد:- علی محمد الہجابی ڈپٹی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۳۰۹ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ محمد اقبال صاحب قوم شیخ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸؍ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات سات سو روپیہ۔ میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ کا ہے۔ جو ذمہ خاوند ہے۔ لہٰذا میں موجودہ زیورات اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ سلیمہ بیگم موصیہ گواہ شد:- محمد اقبال خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- شیخ عبدالغنی آنریری انسپکٹر وصایا نوشہرہ ککے زیاں

نمبر ۸۳۵۰ منکہ محمد صادق صاحب فاروقی ولد منشی نیاز علی صاحب فاروقی قوم قریشی فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بھٹے کلاں ڈاکخانہ چھاؤنی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷؍ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری تنخواہ اس وقت ۶۳/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اس آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد صادق فاروقی موصی بقلم خود۔ گواہ شد:- محمد اسلم فاروقی پسر موصی۔ گواہ شد سعید احمد فاروقی دفتر تحریک جدید

نمبر ۸۳۷۹ منکہ ملک محمد ہاشم ولد اللہ داد صاحب قوم اعوان پیشہ ٹھیکہ داری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۴۵ء ساکن کھیوڑہ نمک ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵؍ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں۔ ایک مکان میں نے محکمہ نمک سے لیز پر ٹھیکے کر لیا ہے جس کی اس وقت تک ۱۰۰/- کی آمدن ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد ہاشم احمدی بقلم خود گواہ شد:- نور احمد خان انسپکٹر محکمہ سنٹرل ایکسائز کھیوڑہ گواہ شد:- محمد احمد حنیف گڈس کلرک کھیوڑہ۔

نمبر ۸۱۱۱ منکہ احمد ایم۔ اے کامرس ولد حکیم ابوالخیر محمد سعید صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع پورینی ڈاکخانہ پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴؍ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان پختہ و خام واقعہ محلہ سرائے شہر بھاگلپور قیمتی اندازاً چار ہزار روپیہ اور چند چھوٹے چھوٹے قطعات زرعی و سکنی زمین مع باغ قیمتی اندازاً چار صد روپیہ واقع موضع پورینی ضلع بھاگلپور میں ہے جس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ اور نصف حصہ کا مالک میرے چھوٹے بھائی محمد ابراہیم صاحب بی اے ہیں۔ لہٰذا میرے حصہ جائداد کی قیمت دو ہزار دو سو روپے ہوئی جو کہ موروثی ہے اس کے علاوہ میں نے ایک قطعہ زرعی زمین مبلغ ۶۵/- روپے میں خریدی ہے اس طرح کل جائداد کی قیمت ۲۲۶۵/- روپے بنتی ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۳۰/- روپے ماہوار ہے اس کے علاوہ ۱۸/- روپے گرانی الاؤنس کے بھی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ قادیان کرتا رہوں گا میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد احمد ایم اے کامرس کلکتہ گواہ شد:- عبدالباسط گواہ شد:- سید ظہیر احمد کلکتہ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۲۶۸ منکہ امیر بیگم اہلیہ میاں محمد الدین صاحب قوم راجپوت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ صدر گوگیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵؍ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس ایک تولہ سونا اور حق مہر ۵۰۰/- روپے جو کہ بصورت مکان واقعہ بنگلہ صدر گوگیرہ میں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے

تریاق کبیر

کھانسی۔ نزلہ درد سر۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجیے ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے قیمت بڑی شیشی تین روپے۔ درمیانی شیشی ۱۲/- چھوٹی شیشی ۱۱/- ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اخبار "الفضل" کی ترقی

ہر احمدی "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ ترقی کا خواہاں ہے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے۔ کہ

خریدار احباب قیمت باقاعدہ ادا کریں

اور اگر ان کے نام وی پی جائے تو اُسے **ضرور وصول فرمالیں**۔ پچھلے دنوں جن پرچوں پر سرخ نشان تھا انہیں وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ جو انہیں ضرور وصول کر لینے چاہئیں بصورت دیگر وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کے **روح پرور خطبات ارشادات اور ملفوظات** کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے۔ اور دفتر کو جو مالی نقصان پہنچے گا۔ وہ اس سے علاوہ ہوگا +

(مینیجر الفضل)

ضرورت ہے

قادیان کی ایک مشہور فرم کے لئے ایک ایسے لائق محنتی۔ ہوشیار۔ دیانت دار اور مخلص

احمدی نوجوان کی ضرورت ہے

جو انگریزی میں خط و کتابت کر سکے اور حساب کتاب رکھ سکے۔ اور فرم کے انتظام کو احسن طور پر چلا سکے۔ اپنے سابقہ تجربہ اور کم از کم تنخواہ کو بیان کرتے ہوئے جلد سے جلد درخواستیں پہنچنی چاہئیں

ن۔ ا معرفت "الفضل"
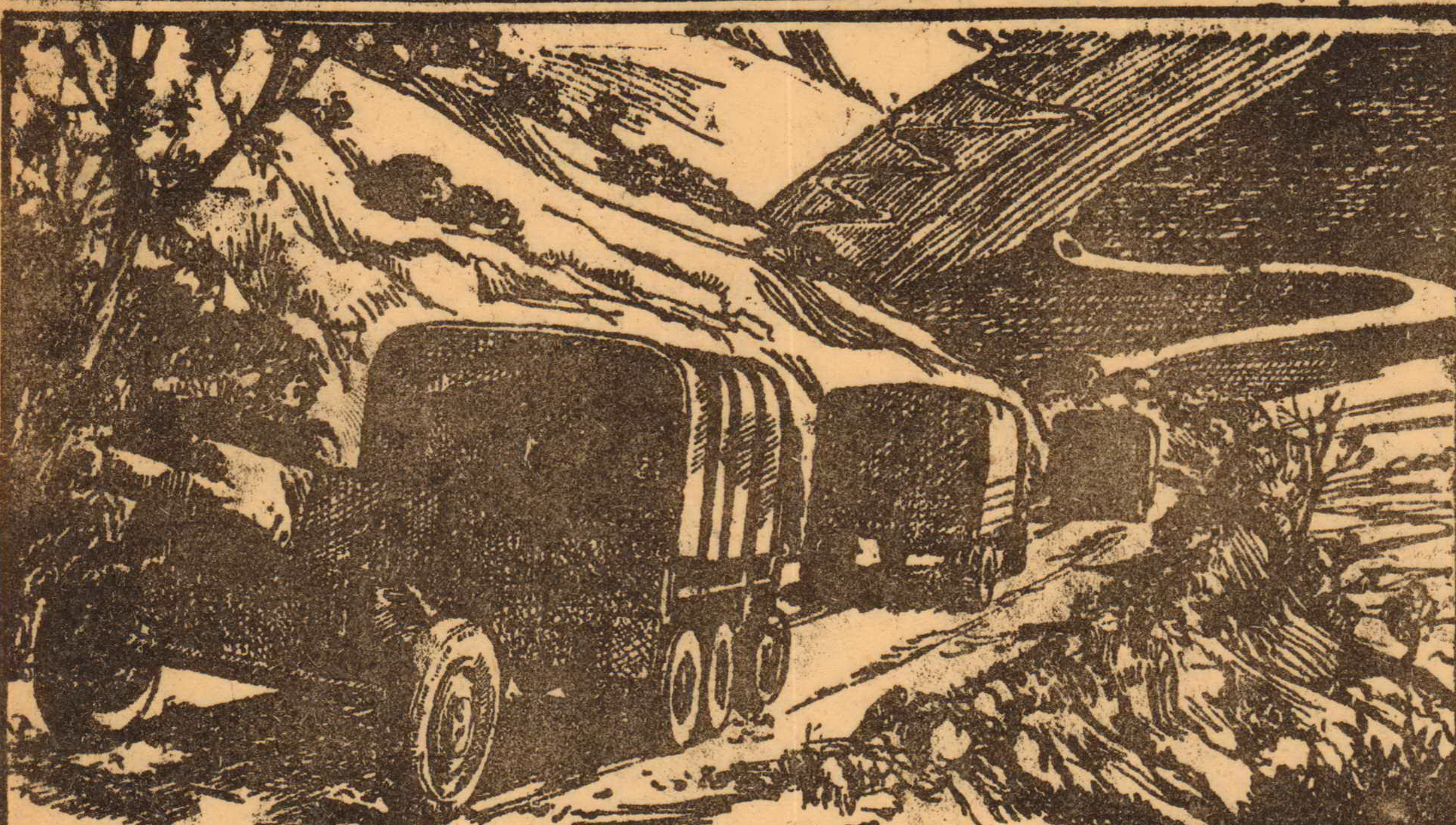
شاہراہِ لیڈو — آسام سے چین تک

تین سال کی مسلسل جدوجہد کے بعد آخر ہم نے جاپانی ناکہ بندی کو توڑ کر چین تک پھر سڑک نکال لی ہے۔ اس نئی شاہراہ سے پہلا مسلح قافلہ رسد لے کر اس سال کے شروع میں ہندوستان سے چین پہنچا۔ شاہراہ لیڈو اس جنگ کے نہایت حیرت انگیز انجنیئری کے کمالات میں سے ہے۔ لیڈو سے لے کر جو آسام میں ریل کا آخری اسٹیشن ہے، چین کے شہر کنمنگ تک یہ سڑک گھنے مہیب جنگلوں، عمودی چٹانوں، گہری اتھاہ گھاٹیوں سے گزرتی اور تیز رفتار دریاؤں کو پاٹتی ہوئی چلی گئی ہے۔ تین سال پہلے جس لق و دق علاقے میں دشوار گزار پگڈنڈیوں اور کٹے پھٹے موہوم نشانوں کے سوا کسی راستے کا نام نہ تھا، اب ۱۰۴۴ میل لمبی ایک اہم شاہراہ تعمیر ہوگئی ہے، جس پر سے دن رات ہر قسم کی بھاری گاڑیاں چین کے لئے اہم رسد لے جارہی ہیں۔

اس سڑک کے کھلنے سے جانباز چینی فوجوں کے حوصلے اور زیادہ بلند اور دل قوی ہوگئے ہیں۔ ہمارے مشترک دشمن کی شکست زیادہ قریب آگئی۔

ہم ہندوستانیوں کے لئے بھی یہ واقعہ زبردست اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب تک جاپان پر کامل اور فیصلہ کن فتح حاصل نہ ہو جائے، ہندوستان بیرونی خطرے سے محفوظ نہیں۔ آیئے جنگی کوششوں میں پورا زور لگادیں۔

اس گھاٹی پر بنا ہوا یہ پل فن انجنیئری کا ایک غیر معمولی کارنامہ ہے

سڑک کی تعمیر کا ایک اور منظر۔ چٹان کو بارود سے اڑانے کی تیاری

بڑھے چلو! فتح قریب ہے۔

حکومت ہند کے محکمۂ انفرمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۰ اپریل برلین کی لڑائی کے بارہ میں پہلی بار ماسکو سے سرکاری اعلان چھپا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے اوڈر اور نائیسہ کے مغربی کناروں پر مضبوط مورچے قائم کر لئے ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ کا بیان ہے۔ کہ روسی فوجیں برلین کے مشرق میں بڑے زور سے حملے کر رہی ہیں۔ اور صرف ۲۳ میل دور ہیں۔ مگر نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ روسی ہراول دستے برلین سے اب بیس میل سے بھی کم دور ہیں۔ مغربی محاذ پر نویں امریکن فوج نے دریائے ایلب کے کنارے اپنا مورچہ اور بھی بڑھا لیا ہے۔ پہلی امریکن فوج نے لیپزگ اور ہیلے کے شہروں پر پوری طرح قبضہ کر لیا ہے۔ مورچہ کے شمالی سرے پر تین برطانوی بکتر بند ڈویژن پیشقدمی کر رہے ہیں۔ ہمبرگ اور بریمن کے لئے خطرہ ہر آن بڑھتا جا رہا ہے۔ کچھ دستے ایلب کے نچلے حصہ تک جا پہنچے ہیں۔ روہر میں گھری ہوئی جرمن فوج کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ جرمنوں نے بھی مان لیا ہے۔ کہ روہر کی لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ اتحادی بمباروں نے گذشتہ شب برلین پر پھر بڑے زور کا حملہ کیا۔

روم ۲۰ اپریل اٹلی میں آٹھویں فوج کے دستے شمال کی طرف ارجنٹا کے تنگ علاقہ سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ پانچویں فوج نے اپینائن میں ایک اہم پہاڑی کی چوٹی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس وقت وہ بولونیا سے چھ میل سے بھی کم فاصلہ پر ہے۔

واشنگٹن ۲۰ اپریل اوکے ناوا میں امریکن فوج نے ناہا کے محاذ پر ایک عام ہلہ بول دیا ہے۔ اور بعض ٹھہر بھی دشمن سے چھین لئے ہیں۔ منڈاناؤ کے جنوبی علاقہ میں امریکن فوج ۱۵ میل اور آگے بڑھ گئی ہے بورنیو کے شمال میں لابوان کے جزیرہ پر چڑھائی کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ اتحادیوں کے مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے سپین نے اپنے علاقہ میں ہر قسم کے جرمن ہوائی جہازوں کے اترنے کی ممانعت کر دی ہے۔ گویا جرمنی کے ساتھ سپین کا تعلق عملی طور پر ختم ہو گیا۔

لنڈن ۲۰ اپریل ماسکو ریڈیو کے بیان کے مطابق روسی گورنمنٹ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ گو برطانیہ اور امریکہ نے روس کے اس مطالبہ کو رد کر دیا ہے۔ کہ پولینڈ کی عارضی گورنمنٹ کو سان فرانسسکو کانفرنس میں شامل کیا جائے۔ مگر روسی گورنمنٹ اپنے اس مطالبہ پر قائم رہیگی۔

لنڈن ۲۰ اپریل ہٹلر کے یوم پیدائش کی تقریب پر ڈاکٹر گوئبلز نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جرمن اس وقت خوفناک اور بہت بڑے ڈرامہ کے آخری دور میں سے گزر رہے ہیں حالات آج اس قدر نازک ہیں کہ اس سے قبل نہ ہوئے تھے۔ یہ فیصلہ کن گھڑی ہے اس میں کوئی جرمن کمزوری نہ دکھائے۔ اور ہتھیار ڈالنے کا خیال بھی کسی کے دل میں نہ آنا چاہیئے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سیگفرید لائن پر اتحادی فوجوں کا مقابلہ کرنے والے جرمن یا تو ہلاک ہو چکے ہیں اور یا گرفتار۔ دریائے رائن کو پار کرنے کے بعد مغربی محاذ پر ۸½ لاکھ جرمن قیدی بنائے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۰ اپریل۔ امریکن وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ سان فرانسسکو کانفرنس کے دعوت نامے جاری کرنے والی طاقتیں امریکہ۔ برطانیہ اور چین کی ایک اہم کانفرنس بہت جلد واشنگٹن میں ہوگی۔ فرانس کو اس کانفرنس میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اگر روس کے وزیر خارجہ نے چینی وزیر خارجہ کے ساتھ مل کر ایک میز پر بیٹھنا منظور کیا۔ تو وہ بھی اس کانفرنس میں شامل ہو گا۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ڈنمرک میں اتحادیوں اور جرمنوں میں ۴۸ گھنٹہ کے لئے عارضی صلح کا اعلان کیا گیا ہے تاکہ شہریوں کو وہاں سے نکل جانے کا موقع مل سکے۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ مارشل سٹالن کا لڑکا اس وقت جرمنوں کی قید میں ہے۔ ایک پولش کرنیل جو ابھی جرمنوں کی قید سے رہا ہوا ہے بیان کرتا ہے کہ یہ دونوں اکٹھے رہے ہیں۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ہالینڈ میں کینیڈین فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنوں نے سمندر کے ساحل پر تین سو گز لمبا ایک بند توڑ دیا۔ جس سے بہت بڑا سیلاب آ گیا ہے جو ایمسٹرڈم کی طرف بڑھ رہا ہے

لنڈن ۲۰ اپریل۔ جرمنی کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ روس نے محاذ برلین پر اس قدر فوج جھونک دی ہے۔ جس کی مثال تاریخ میں کوئی نہیں۔ جرمنوں کو ہر خبر سننے کے لئے تیار رہنا چاہیئے

لنڈن ۲۰ اپریل۔ کل ہاؤس آف کامنز میں وزیر ہند سے ایک سوال کیا گیا کہ صوبہ سرحد میں کانگریس منسٹری کے قیام اور آسام میں ایسی وزارت قائم ہونے پر جسے کانگریس پارٹی کی حمایت حاصل ہے کیا وزیر ہند کانگرسی لیڈروں کی رہائی کے سوال پر دوبارہ غور کریں گے۔ وزیر ہند نے کہا کہ اس سوال کا جو جواب پہلے دیا جا چکا ہے اس پر اس وقت کوئی اضافہ نہیں کیا جا سکتا

امرتسر ۱۹ اپریل سونا ۷۷/-/- چاندی ۱۳۰/-/- پونڈ ۵۵/-/-

لاہور۔ ۲۰ اپریل ماہ مارچ میں پنجاب میں پلیگ کے ۱۲۱۳ کیس ہوئے جن میں سے ۶۴ مر گئے۔ چیچک کے ۲۳۶ کیس۔ اور ۶۹ اموات ہوئیں۔ ضلع انبالہ میں پلیگ کے ۹۶ کیس اور ۸۴ اموات ہوئیں

دہلی ۲۰ اپریل۔ پانچ پانچ میل کے ساحلی علاقہ کے سوا تمام برطانیہ میں روشنی پر سے ہر قسم کی پابندیاں اٹھا دی گئی ہیں۔

پیرس ۲۰ اپریل۔ جنرل بریڈلے نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اس وقت ۳/۴ حصے جرمنی پر اتحادیوں کا قبضہ ہے اور اس میں سے ۳۶ فی صدی پر برطانیہ اور امریکہ قابض ہیں۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ حکومت ہند نے ۲۵ کروڑ روپیہ کا ایک اور قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس پر ۲¾ فی صدی سود دیا جائے گا اور ۱۹۵۸ء میں واجب الادا ہو گا۔

کلکتہ ۲۰ اپریل۔ ایشیا کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۴ ویں فوج نے چوک کے علاقہ اور اس کے شمال و جنوب میں سنگو اور سیلے کے علاقہ میں مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں۔ بانگ گے محاذ پر روسی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اتحادی بمباروں نے رنگون۔ مانڈلے ریلوے پر زور کا حملہ کیا۔ اراکان میں بھی دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔ ایک سڑک کا پل توڑ دیا ہے

واشنگٹن ۲۰ اپریل۔ کل ٹوکیو میں ایک ہوائی اڈہ پر امریکن بمباروں نے جو حملہ کیا۔ اس میں دشمن کے ۱۰۲ طیارے تباہ کر دیئے یا ان کو نقصان پہنچایا۔ اوکے ناوا کے جنوبی علاقہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ امریکن فوج نے آٹھ سو گز پیشقدمی کی اور ایک گاؤں بھی دشمن سے لے لیا۔ جنگی جہازوں نے بھی اپنی فوجوں کی کافی مدد کی۔

لنڈن ۲۰ اپریل۔ مغربی محاذ پر اتحادی دستے دشمن کے سخت مقابلہ پر بھی بریمن کی بیرونی بستیوں میں گھستے جا رہے ہیں۔ میگڈ برگ کے سامنے ایک جزیرہ پر دشمن ابھی قابض ہے اور سخت مقابلہ کر رہا ہے کل برطانوی راکٹ پھینکنے والے طیاروں نے اولڈنبرگ پر سخت حملہ کیا۔ اس وجہ سے جرمن کوئی جوابی حملہ نہ کر سکے۔ نیورمبرگ میں جرمن سپاہی جان توڑ مقابلہ کر رہے ہیں انہیں ایک میل کے تنگ رقبہ میں دھکیل دیا گیا ہے۔ جرمنوں نے خبر دی ہے کہ برلین کے جنوب اور جنوب مشرق میں روسی حملہ کی تاب نہ لاتے ہوئے انہیں ۵۴ میل لمبے محاذ پر دریائے اوڈر کے محاذ پر پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس وقت برلین کے سامنے سخت ہوائی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

کلکتہ ۲۰ اپریل۔ سابق صدر کانگرس مولانا ابوالکلام آزاد کو بانکورہ پہنچا دیا گیا ہے جہاں آپ نظر بند ہوں گے

لنڈن ۲۰ اپریل۔ ایک جرمن خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ جرمنوں نے آسٹریا میں جوابی حملہ کر کے روسیوں سے ایک شہر واپس لے لیا۔ یہ حملہ اچانک کیا گیا تھا۔ بعد میں روسیوں نے جرمن ٹینکوں کی پیشقدمی کو روک دیا

لنڈن ۲۰ اپریل۔ یورپ میں امریکی فضائی فوجوں کے کمانڈر جنرل نے ایک بیان میں کہا کہ یورپ میں جنگی نقطہ نگاہ سے فضائی جنگ جیتی جا چکی ہے۔ اب امریکن فضائی